وطن اقامت سے گھر جاتے ہوئے راستے سے واپس آگیا تو نماز قصر پڑھنی ہوگی؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کوئی وطن اقامت سے وطن اصلی کے لیے نکلا پھر کسی وجہ سے بیچ راستے سے وطن اقامت لوٹ آیا، اب واپس ہونے پر اس کی وطن اقامت میں پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہے تو کیا وہ مسافر رہے گا یا مقیم؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وطن اقامت سفر سے باطل ہو جاتا ہے، اگرچہ سفر ابھی مکمل نہ ہو بلکہ درمیان سے ہی واپس لوٹ آئے، لہذا اگر کوئی شرعی مسافت (92 کلومیٹر) کے ارادے سے وطن اقامت کی آبادی سے باہر نکل گیا، پھر کسی وجہ سے بیچ راستے سے واپس لوٹ آیا، تو وطن اقامت تو سفر سے باطل ہو چکا، اب واپس ہونے پر اگر اُسی پہلے وطن اقامت میں کم از کم پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہوگی تو مقیم ہو جائے گا، ورنہ اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہوگی تو مسافر رہے گا اور نمازوں میں قصر کرے گا۔ یونہی بہر صورت بیچ راستے سے واپسی وطن اقامت کی طرف سفر کے دوران بھی نمازوں میں قصر کرے گا۔

تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: "(و) یبطل (وطن الاقامۃ بمثلہ و) بالوطن (الاصلی و) بانشاء (السفر)" ترجمہ: وطن اقامت اپنے مثل وطن اقامت، وطن اصلی اور سفر سے باطل ہو جاتا ہے۔ (تنویر الابصار مع در مختار، جلد 2، صفحہ 739، دار المعرفۃ، بیروت)

فتح القدیر، بدائع الصنائع اور رد المحتار علی الدر المختار میں ہے: واللفظ للآخر: "أن إنشاء السفر من وطن الإقامة مبطل له وإن عاد إليه ولذا قال في البدائع لو أقام خراساني بالكوفة نصف شهر ثم خرج منها إلى مكة فقبل أن يسير ثلاثة أيام عاد إلى الكوفة لحاجة فإنه يقصر لأن وطنه قد بطل بالسفر" ترجمہ: وطنِ اقامت سے سفر شروع کرنا اسے باطل کر دیتا ہے، اگرچہ وہ اس کی طرف واپس لوٹ آئے۔ اسی لیے بدائع میں فرمایا: اگر کوئی خراسانی شخص کوفہ میں آدھا

مہینہ (پندرہ دن) ٹھہرا، پھر وہاں سے مکہ کے لیے نکلا، اور ابھی تین دن کا سفر طے کرنے سے پہلے ہی کسی ضرورت کے تحت واپس کوفہ لوٹ آیا، تو وہ نماز میں قصر کرے گا، کیونکہ سفر سے اس کا وطنِ اقامت باطل ہو چکا۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد2، صفحہ 740، دارالمعرفۃ، بیروت)

نورالایضاح مع مراقی الفلاح میں ہے: ”ویبطل وطن الإقامة بمثله ویبطل أیضا بإنشاء السفر بعده“ ترجمہ: اور وطن اقامت اپنے مثل وطن اقامت سے باطل ہو جاتا ہے اور وطن اقامت اس میں اقامت کر لینے کے بعد سفر شروع کر دینے سے بھی باطل ہو جاتا ہے۔

اس کے تحت حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے: ”قوله: "بإنشاء السفر" حتی لو عاد إلی حاجة فیه قصر“ ترجمہ: ان کا قول کہ سفر شروع کر دینے سے باطل ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ اگر وہ کسی حاجت کی وجہ سے وہاں لوٹ آئے تو وہ (پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہونے پر) قصر کرے گا۔ (حاشیۃ الطحاوی علی مراقی الفلاح، صفحہ 430، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

فتاوی قاضی خان میں ہے: ”المسافر إذا جاوز عمران مصره فلما سار بعض الطریق تذکر شیئاً في وطنه فعزم الرجوع إلی الوطن لأجل ذلك۔۔۔ان لم یکن وطنا اصلیا له فانه یقصر الصلاة مالم ینوالاقامة بها خمسة عشر یوما“ ترجمہ: مسافر جب اپنے شہر کی آبادی سے باہر ہو جائے، پھر جب تھوڑا راستہ چلے تو اسے اپنے وطن میں کوئی چیز یاد آ جائے تو اس چیز کی وجہ سے وہ وطن لوٹنے کا ارادہ کر لے۔۔۔ تو اگر (واپسی جہاں جا رہا ہے) وہ وطن اس کا وطنِ اصلی نہ ہو، تو نماز قصر پڑھے گا جب تک کہ وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہ کر لے۔ (فتاوی قاضی خان، جلد1، باب صلاۃ المسافر، صفحہ 148، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے فتاوی رضویہ میں سوال ہوا کہ کوئی شخص اپنے وطن اصلی سے سفر کر کے دوسری جگہ میں جو سفر شرعی تین منزل سے زائد ہے بضرورت تعلقات تجارت یا نوکری وغیرہ کے جا رہا ہو مگر اہل و عیال اس کے وطن اصلی میں ہوں۔۔۔ ایسی صورت میں یہ شخص کہیں سے سفر کرتا ہوا وطن ثانی میں آئے اور ۱۵ روز قیام کا قصد نہ رکھتا ہو تو صلاۃ رباعیہ کو پورا پڑھے مثل وطن اصلی کے یا قصر کرے مثل مسافروں کے؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب ارشاد فرمایا: ”جبکہ وہ دوسری جگہ نہ اس کا مولد ہے نہ وہاں اس نے شادی کی نہ اسے اپنا وطن بنا لیا یعنی یہ عزم نہ کر لیا کہ اب یہیں رہوں گا اور یہاں کی سکونت نہ چھوڑوں گا بلکہ وہاں کا قیام صرف عارضی بر

بنائے تعلق تجارت یا نوکری ہے تو وہ جگہ وطن اصلی نہ ہوئی اگرچہ وہاں بضرورت معلومہ قیام زیادہ اگرچہ وہاں برائے چندے یا تا حاجت اقامت بعض یا کل اہل و عیال کو بھی لے جائے کہ بہر حال یہ قیام بیک وجہ خاص سے ہے نہ مستقل و مستقر، تو جب وہاں (وطن اقامت میں) سفر سے آئے گا جب تک ۱۵ دن کی نیت نہ کرے گا قصر ہی پڑھے گا کہ وطن اقامت سفر کرنے سے باطل ہو جاتا ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 8، صفحہ 271، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-933

تاریخ اجراء: 16 ربیع الآخر 1446ھ/10 اکتوبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net